Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — ماسوا ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۵ شعبان ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۲ وفا ۱۳۵۷ہش ۔ ۲۲ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۶۶

اخبارِ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تاحال تبلیغی اور تربیتی اغراض کے لئے بیرونِ ملک تشریف رکھتے ہیں۔ اِن دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۲ وفا۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۲ وفا۔ کل زیرِ ہدایت محترم امیر صاحب مقامی جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ البقرہ کے آخری رکوع کی دعائیہ آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا... فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ تلاوت فرمائی اور پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے نقصانات سے بچنے اور ان سے محفوظ رہنے کے لئے ہمیں بڑی جامع دعائیں سکھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خود جو دعائیں سکھاتا ہے ان کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم پوری توجہ سے اور دعا کے جملہ آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان دعاؤں کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور انہیں قبول فرمائے گا۔ آپ نے بتایا ان دعاؤں میں یہ بشارت بھی مضمر ہے کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں میں ایسے لوگ موجود رہیں گے جو ابتلاؤں میں ثابت قدم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے چلے جائیں گے۔ اِس زمانہ میں ہم نے بھی مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعے دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد تازہ کیا ہے۔ ہم سب کی یہ جماعتی ذمہ داری ہے کہ ہم ان دعاؤں کو کبھی نہ بھولیں تاکہ ہم کبھی عہد شکنی کے مرتکب نہ ہوں اور ہمیشہ ہر طرح کے نقصانات سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق بخشے۔ آمین

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خُلقِ عظیم پر قائم کیا گیا

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ میں لفظ عظیم انتہائے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم: ۴،۵)

ترجمہ:- اور تجھے خدا کی طرف سے ایک ایسا بدلہ ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا (اس کے علاوہ ہم یہ بھی قسم کھاتے ہیں کہ) تُو (یعنی تیری تعلیم اور تیرا عمل) نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ (مسلم)

ترجمہ:- حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے نبی کریمؐ کے حق میں فرمایا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى... آیت کے اِس جگہ وہ معنے لینے چاہئیں جو آیت کے سیاق و سباق سے ملتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ نے پہلے آنحضرتؐ کی نسبت فرمایا اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى یعنی خدا تعالیٰ نے تجھے یتیم اور بیکس پایا اور اپنے پاس جگہ دی اور تجھ کو ضال (یعنی عاشق وجہ اللہ) پایا پس اپنی طرف کھینچ لایا اور تجھے درویش پایا پس غنی کر دیا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۰،۱۷۱)

"اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ان اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ تو خُلقِ عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب محاورہ میں اس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے... اِس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائلِ حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاقِ کاملہ تامہ نفسِ محمدیؐ میں موجود ہیں سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۸۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۵ شعبان ۱۳۹۸ھ
۲۲ وفا ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا متوازن معاشرہ اور اس کے امتیازی خدوخال

اسلام دنیا میں ایک ایسا حسین معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے جس میں سب کی خداداد استعدادوں اور صلاحیتوں کی کامل نشوونما کا پورا پورا انتظام ہو۔ سب کے لئے اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر روزی کمانے کے یکساں مواقع میسر ہوں۔ پھر ان مواقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ جو دولت کمائیں اُس کے مالک متصور ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اس کا مختارِ کُل نہ سمجھیں بلکہ اسے رضاکارانہ طور پر دوسروں کی ضروریات کے لئے خرچ کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں، ذاتی مفاد پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دینے کو سعادتِ عظمیٰ جانیں اور سب حقیقی آزادی کی فضا میں بھائیوں کی طرح اس طرح گھل مل کر رہیں کہ سادہ زندگی، قناعت شعاری اور سیر چشمی کی بدولت امارت کسی کے لئے وجہِ افتخار نہ رہے اور غربت کسی کے لئے موجبِ حقارت نہ بنے حتی کہ کوئی یتیم اپنے آپ کو یتیم تصور نہ کرے، کوئی مسکین مسکینی کے ہاتھوں خوار نہ ہو اور کوئی دوسروں کا دست نگر اور زرخرید غلام نہ بننے پائے۔ دولت کمانے کی امنگ کے باوجود امیر اور غریب سب ہی دولت کی ہوس سے یکسر مبرا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ ایک طرف بھوک، ننگ، یتیمی و یسیری اور بے بسی و بے چارگی کا اور دوسری طرف دولت کی ہوس اور حرص و آز یعنی اکتناز و احتکارِ دولت کا نام و نشان باقی نہ رہے اور اس طرح معاشرہ میں ایک توازن کی کیفیت رونما ہو کر اس کی ترقی کی ضامن ثابت ہوتی چلی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے متوازن معاشرہ کو اسلامی سوسائٹی کا ایک امتیازی نشان قرار دے کر اسے دینی و دنیوی فلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اسلامی سوسائٹی کے اس امتیازی نشان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ
يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(الحشر آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ وہ اُس مال کی جو انہیں دیا جاتا ہے کوئی خواہش نہیں رکھتے اور اپنے آپ پر (دوسروں کو) ترجیح دیتے ہیں گو انہیں تنگی ہی کیا ہو۔ اور جن لوگوں کو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھا جائے ایسے تمام لوگ بامراد ہونے والے ہیں۔

پھر جو لوگ دولت کی حرص اور اپنے نفس کے بخل کی وجہ سے ایسے متوازن اور حسین معاشرہ کے قیام میں روک بنتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے مجرم گردانا ہے اور انہیں بہت ہیبت ناک انجام سے ڈرایا ہے کیونکہ وہ اس کے قیام میں روک بن کر دینی و دنیوی لحاظ سے قومی ترقی کی راہ مسدود کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ
يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝
وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا
اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝
فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝
يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا
بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝
عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ (البلد آیات ۵ تا ۲۰)

ترجمہ:۔ ہم نے یقیناً انسان کو رہینِ محنت بنایا ہے۔ کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اُس پر کسی کا زور نہیں چلے گا۔ وہ (خدا کی راہ میں تھوڑا سا مال خرچ کر کے) کہتا ہے میں نے تو ڈھیروں ڈھیر مال لٹا دیا ہے۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے دیکھنے والا کوئی نہیں۔ کیا ہم نے اُس کے لئے دو آنکھیں نہیں پیدا کیں؟ اور زبان بھی اور دو ہونٹ بھی (پیدا نہیں کئے؟) پھر ہم نے اسے ہدایت اور گمراہی کے دونوں راستے بھی بتا دیئے ہیں (مگر) وہ پھر بھی چوٹی پر نہ چڑھا (یعنی بلندی کی طرف نہیں بلکہ پستی کی طرف ہی گیا) اور تجھے کس نے بتایا ہے چوٹی کیا ہے اور کس چیز کا نام ہے؟ (چوٹی پر چڑھنا غلام کی) گردن چھڑانا ہے یا بھوک کے دن کھانا کھلانا ہے، یتیم کو جو قریبی ہو یا مسکین کو جو زمین پر گرا ہوا ہو۔ پھر (چوٹی پر چڑھنا یہ تھا کہ ان کاموں کے علاوہ) یہ ان میں سے بن جاتا جو ایمان لائے اور (جنہوں نے) ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی نصیحت کی۔ یہی لوگ تو برکت والے ہوں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ نحوست والے ہوں گے۔ اُن پر بھٹی کی آگ (کی سزا) نازل ہوگی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اقتصادی نظام اور اس کے نتیجہ میں معرض وجود میں آنے والے نہایت ہی متوازن و حسین معاشرہ کی طرف اشارہ کر کے اس معاشرہ کے توازن کو بگاڑنے والوں کو مجرم گردانا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ ان کا جرم یہ ہے کہ وہ قومی اور ملی سطح پر ترقی کی راہ میں روک بن کر تنزل و انحطاط کی راہ ہموار کر رہے ہوتے ہیں اسی لئے وہ عند اللہ سخت ترین سزا کے مستحق ہوں گے اور وہ یہ ہے کہ اُن پر بھٹی کی آگ نازل کی جائے گی۔

ان آیات کی رُو سے اسلام کے اقتصادی نظام کی رُوح یہ ہے کہ معاشرہ کا ہر شخص اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق جائز ذرائع سے دولت پیدا کرنے میں بھرپور حصہ لے کیونکہ وہ مشقت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ دین ہو یا دنیا اللہ تعالیٰ نے اسے رہینِ محنت بنایا ہے اس لئے ضروری ہے کہ معاشرہ کا ہر فرد اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق آمد پیدا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے۔ اب چونکہ افرادِ معاشرہ کی استعدادیں اور صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ بعض لوگ زیادہ کمائیں گے اور بعض کم لہٰذا اسلام نے اپنی ضروریات سے زیادہ آمد پیدا کرنے والوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی پیدا کردہ زائد آمدنی کو جس کے وہ جائز طور پر مالک ہیں خزانہ کی شکل میں جمع کر کے اُسے گردش میں آنے سے نہ روکیں بلکہ برضا و رغبت اسے انفاق فی سبیل اللہ کے اسلامی احکام کے بموجب خرچ کریں تا اپنی ضرورت سے کم آمدنی پیدا کرنے والوں کی استعدادوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے اور وہ معاشرہ کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ ان کے لئے اس حد تک اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے کہ معاشرہ میں سے یتیمی و یسیری، غربت و ناداری اور بے بسی و بے چارگی کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ امراء کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود سادگی اور کفایت شعاری اختیار کر کے دوسروں کے ساتھ رحمت اور رأفت کا سلوک کریں اور غرباء کے لئے ضروری ہے کہ وہ صبر، قناعت اور عزتِ نفس کو اپنا شعار بنا کر خودداری اور بے نیازی کا نمونہ پیش کریں جس معاشرہ کے لوگ خواہ اُن کا تعلق طبقہ امراء سے ہو یا غرباء سے ایسا حسین نمونہ پیش کریں گے وہ برکتوں والے لوگ ہوں گے وہ دین اور دنیا دونوں میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ برخلاف اس کے جس معاشرہ کے لوگ یہ حسین نمونہ پیش نہیں کریں گے (یعنی امراء معمولی اور برائے نام خیرات کو ہی کافی سمجھیں گے اور گمان کریں گے کہ گویا ذرا سا مال دے کر انہوں نے ڈھیروں ڈھیر مال لٹا دیا ہے اور غرباء بے صبری اور ہوس کا شکار ہو کر عزتِ نفس گنوا بیٹھیں گے) وہ نحوست والے لوگ ہوں گے اور ترقی کرنے کی بجائے قومی لحاظ سے وہ تنزل و انحطاط کا شکار ہوتے چلے جائیں گے۔

پس قومی سطح پر مسلمانوں کی ترقی کا راز بلا امتیاز جملہ افراد کی استعدادوں اور صلاحیتوں کی کامل نشوونما کے خاطر خواہ انتظام پر ہے اور یہ انتظام نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسلام کے متوازن و حسین و جمیل معاشرہ کا قیام عمل میں نہ آئے۔ پس ہمہ گیر ترقی کے لئے اسلام کے متوازن و حسین معاشرہ کا قیام از بس ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیگبیما (سیرالیون) میں کامیاب سرکٹ کانفرنس

مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ سیرالیون

سیگبیما سیرالیون کے مشرقی صوبہ کا ایک مشہور شہر ہے جو کنیما ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے مشرق میں واقع ہے۔ چیفڈم ہیڈ کوارٹر ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ایک بڑا تجارتی مرکز تھا۔ فری ٹاؤن (دارالحکومت) سے یہاں باقاعدہ ریل کی آمد و رفت تھی۔ یہاں بہت بڑا پوسٹ آفس اور بینک کی وسیع بلڈنگ آج بھی اس شہر کی اہمیت کی نشاندہی کر رہی ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر عیسائیوں کے کیتھولک اور میتھوڈسٹ فرقے نے اس شہر میں پوری توجہ دی اور آج یہاں ان کا ایک بہت بڑا ہسپتال، سیکنڈری سکول اور دو پرائمری سکول ہیں اور یہاں عیسائیت کا زور ہے۔ یہاں کا پیراماؤنٹ چیف بھی عیسائی ہے۔ لیکن اس شہر میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی غلامی سے وابستہ تین چار خاندان موجود ہیں۔ پا یوسف شریف جو سیرالیون کے مخلص ترین احمدیوں میں سے ہیں اسی شہر میں مقیم ہیں۔ ان کی دیرینہ خواہش تھی کہ یہاں وسیع پیمانہ پر پیغام حق پہنچایا جائے اس کے لئے انہوں نے محترم امیر صاحب سے یہاں پر سرکٹ کانفرنس کرنے کی درخواست کی۔

چنانچہ اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے پانچ رکنی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس میں جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے صدر، پیراماؤنٹ چیف ری ڈی کاہوں، پا یوسف شریف سیگبیما، پا الفا شریف، پا الحاجی ابراہیم کورٹ پریذیڈنٹ، لوکل مشنری الحاجی ڈویا شامل تھے۔ چنانچہ کانفرنس کے لئے ۲۶ مئی بروز جمعۃ المبارک مقرر کیا گیا۔

کانفرنس کی اطلاع قریبی علاقوں کو سرکلر کے ذریعہ دی گئی۔ شہر کے پیراماؤنٹ چیف نے عیسائی ہونے کے باوجود بہت ہی تعاون کا مظاہرہ کیا۔ نہ صرف شہر کے لوگوں کو اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مدد کی بلکہ اپنی ساری چیفڈم میں بھی اس کا اعلان کرایا۔ ریڈیو سیرالیون سے بھی اس کانفرنس کی خبر نیوز بلیٹن میں ۱۸ بار نشر کی گئی جو انگریزی اور یہاں کی لوکل زبانوں میں تھی۔ مکرم امیر صاحب اس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے ۲۴ مئی کو بو (Bo) تشریف لائے اور یہاں سے خاکسار اور مولوی حمید اللہ خالد صاحب کی معیت میں ۲۵ مئی شام کو سیگبیما پہنچے۔ ۲۵ مئی کی شام تک اردگرد کی جماعتوں کے ایک صد سے زائد نمائندگان یہاں پہنچ چکے تھے۔ نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کیں۔ نمازوں کے بعد محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ میں اس وقت باقاعدہ کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا مگر ضروری ہے کہ احباب کو ایک اہم امر کی طرف توجہ دلاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے موقع پر جب ملک کے مختلف حصوں سے لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ پھر جب سب مل کر دعائیں کرتے، تسبیح و تحمید کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہیں۔ دعائیں بھی بکثرت قبول ہوتی ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ادھر ادھر کی باتوں کی بجائے اس قیمتی وقت کو دعاؤں، ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید میں گزار کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام ہونے کی وجہ سے ایک بہت بڑی ذمہ واری رکھی گئی ہے اور وہ ذمہ واری اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کرنا ہے۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ اس لئے ایسے مبارک موقعوں پر اسلام و احمدیت کی ترقی، اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی، درازی عمر کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے لئے، اپنے عزیزوں کے لئے اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے دعائیں کریں۔ کیونکہ یہ مواقع قبولیت دعا کے مواقع ہوتے ہیں۔

پس میری ہر احمدی بھائی، بہن اور چھوٹے بڑے کو نصیحت ہے کہ اس سرکٹ کانفرنس کے دوران خوب دعائیں کریں۔

نماز تہجد کا خصوصی اہتمام:

۲۶ مئی بروز جمعۃ المبارک کانفرنس کے انعقاد کا دن تھا۔ چنانچہ احباب کی کثیر تعداد نے صبح پانچ بجے محترم امیر صاحب کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی اور اسلام و احمدیت کی ترقی، حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے دعائیں کیں۔

نماز فجر کے بعد محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اس وقت کو سوال و جواب کا سیشن سمجھا جائے اور اگر کسی نے کسی قسم کا سوال کرنا ہو تو میں جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔ چنانچہ اسلام - عیسائیت، مسئلہ تقدیر - زکوٰۃ - نماز وغیرہ کے بارے میں مختلف قسم کے سوالات کئے گئے۔ محترم امیر صاحب نے ان کے تسلی بخش جواب دیئے

کانفرنس کا آغاز:

نماز فجر کے بعد جماعت کے جنرل سیکرٹری الحاجی لونگے نے محترم امیر صاحب سے درخواست کی کہ جماعت کے ایک وفد کو پیراماؤنٹ چیف سے ملنا چاہئے اور یہاں کے رواج کے مطابق اطلاع کرنی چاہئے کہ ہم کانفرنس کے لئے آپ کے شہر میں آئے ہیں۔ چنانچہ محترم امیر صاحب، الحاجی لونگے جنرل سیکرٹری، پا یوسف شریف اور مسٹر آئی کے جمو، الحاجی ابراہیم، خاکسار اور مولوی حمید اللہ خالد صاحب چیف کے کمپاؤنڈ پہنچے۔ الحاجی لونگے نے محترم امیر صاحب اور وفد کا تعارف کرایا۔ چیف نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ میری مدت سے خواہش تھی کہ احمدیہ مشن میرے شہر میں بھی آکر تبلیغ کرے۔ سو آج میری امید بر آئی ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی چیفڈم کے لوگوں کی طرف سے مشن کے امیر اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں نے ٹاؤن کے لوگوں کو بھی کانفرنس میں بلایا ہے۔ اسی طرح اپنی چیفڈم کے لوگوں کو بھی۔ اس لئے چونکہ لوگوں نے باہر سے آنا ہے۔ جب لوگ کورٹ باری میں جمع ہو جائیں گے تو میں محترم امیر صاحب اور آپ لوگوں کو اس کی اطلاع کر دوں گا۔

محترم امیر صاحب نے بھی مشن کی طرف سے چیف صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ان کی اور ان کی رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے دعا کی۔

ساڑھے نو بجے چیف کی طرف سے پیغام ملا کہ انتظامات مکمل ہو گئے ہیں آپ تشریف لے آئیں۔ جب محترم امیر صاحب وہاں پہنچے تو احباب نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ کورٹ باری میں اگرچہ کانفرنس کی وجہ سے زیادہ تر بنچ وغیرہ رکھے گئے تھے پھر بھی اس میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ لوگ کورٹ باری کی دیواروں پر، باہر دھوپ اور قریبی درختوں کے نیچے کھڑے ہو کر اس کانفرنس کو سننے کے مشتاق تھے۔ اتنی زیادہ حاضری تھی کہ اس کو سیرالیون کا دوسرا جلسہ سالانہ کہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا گیا۔

کارروائی محترم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو جبرئیل کریم لوکل مشنری نے کی۔ اس کے بعد مسٹر آئی کے جمو نے جناب امیر صاحب اور مشن کے چیدہ چیدہ افراد کا تعارف کرایا۔ بعدہٗ جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ پیراماؤنٹ چیف ری ڈی روی کاہوں نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کرایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی غرض و غایت، اس نام کی وجہ تسمیہ، بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعاوی پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو نصیحت فرمائی کہ یہ بہت اہم کانفرنس ہے آپ کا فرض ہے کہ پورے انہماک اور توجہ سے تقاریر کو سنیں بعد پھر اس پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔ آپ نے احباب کی اس کانفرنس میں شمولیت پر ان کو خوش آمدید کہا اور شکریہ بھی ادا کیا۔

اس استقبالیہ خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے موثر خطاب میں عیسائیوں اور مسلمانوں اور دیگر مذاہب والوں کو مد نظر رکھا۔ آپ نے فرمایا جب بھی کبھی ایسے مواقع پر مجھے تقریر کرنے کی توفیق ملی۔ میرے مد نظر ہر مذہب کے سامعین رہے۔ آج بھی چونکہ اس کانفرنس میں عیسائی، مسلمان، دہریہ اور دیگر مذاہب کے افراد شامل ہیں اس لئے میں سب سے مخاطب ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ امام مہدیؑ جس کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ آچکا ہے اور اس زمانہ کے لئے آپ نے جو پیشگوئیاں اور نشانات بیان فرمائے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ تمام پیشگوئیاں اور نشانات پورے ہو گئے اور مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں جو خاص نشانات آپ کی ذات مبارک سے وابستہ تھے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مبارک وجود میں پورے ہو گئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر مسلمانوں کے لئے مجدد اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ اس لئے امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ آپ کی اطاعت میں شامل ہوں۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسیح کے آنے کا بائیبل اور آپ کی دوسری کتب میں وعدہ ہے۔ ظاہر ہو گیا ہے اور مسیح علیہ السلام کی آمد سے متعلق سب نشانات پورے ہو گئے۔ آپ کو اپنے وعدہ کے مطابق (ازروئے وعدہ ...) اللہ تعالیٰ نے صلیب سے بچایا اور تین دن قبر میں زندہ رہنے کے بعد (جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے) اپنے زخموں پر مرہم لگائی اور ان کے اچھے ہونے کے بعد اپنے اہم فرض کے مطابق اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو پیغام حق دینے کے لئے تبت کے رستہ کشمیر چلے گئے اور وہاں تبلیغ کی ان کو وہاں کامیابی ہوئی اور وہیں آپ کی وفات ہوئی اور محلہ خانیار سری نگر میں آپ کا مزار ہے۔ لہٰذا کسی مسیح کی آمد سے مراد کسی دوسرے شخص کا آنا تھا جس میں تمام مسیحی صفات موجود ہوں جیسا کہ حضرت مسیح نے بائیبل میں اس نکتہ کو خود حل کر دیا ہے کہ یہود نے آپ کا انکار کیا اور کہا کہ جب تک ایلیاہ نہ آئے ہم آپ کو نہیں مان سکتے کیونکہ اس کے آنے کا وعدہ ہمیں دیا گیا ہے آپ نے فرمایا ایلیاہ آچکا اب اس نے دوبارہ نہیں آنا اس کی صفات کے حامل دوسرے شخص نے آنا تھا اور وہ آپ میں موجود ہے۔ اسی طرح مسیح کی آمد سے مراد کسی دوسرے شخص کا آنا ہے جو حضرت مسیح کی صفات کا حامل ہو چنانچہ وہ شخص آچکا۔ اب مسلمانوں کے لئے خواہ وہ قیامت تک انتظار کریں کوئی مہدی نہیں آئے گا اور عیسائی تو پہلے ہی انیس سو سال سے مسیح کا انتظار کر رہے ہیں۔ پس مسیح جو آنے والا تھا آچکا۔ اب قیامت تک کوئی دوسرا مسیح ظاہر نہیں ہوگا۔ یہی میرا پیغام ہے کہ آپ بھی ایمان لاکر آپ کی جماعت میں شامل ہوں۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک نہایت آسان طریق بتایا ہے جس سے آپ کی صداقت معلوم کی جا سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ آسان طریق دعا ہے کسی شخص کی باتوں میں نہ آئیں۔ صاف دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہم نے یہ پیغام سنا ہے۔ اے اللہ تو ہی جانتا ہے کہ یہ شخص جس نے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے سچا ہے یا جھوٹا۔ اگر یہ تیری طرف سے آیا ہے تو اے خدا ہمیں اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا کر تا ہم اس کے منکر ہونے کی صورت میں کہیں اس دنیا سے نہ گزر جائیں۔ ان شاء اللہ ضرور اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے گا۔ آپ نے فرمایا خدا کے فضل سے سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگ ہیں جو سچی خوابوں اور رؤیا کے ذریعہ آپ پر ایمان لائے ہیں۔ ان میں سے ایک آپ کے سامنے ہے وہ ہے پیراماؤنٹ چیف وی۔ روی کاہوں۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کے نتیجہ میں آپ پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت ظاہر فرمائی۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین!

آپ کی اس پر تاثیر تقریر کے بعد الحاجی لونگے جنرل سیکرٹری احمدیہ مشن سیرالیون نے مینڈے زبان میں "جماعت احمدیہ کے عقائد" پر تقریر کی۔ آپ نے لوکل زبان میں تفصیل سے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد وہی ہیں جو بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے بیان فرمائے ہیں۔ وہی کلمہ۔ وہی نماز، روزہ۔ حج اور زکوٰۃ۔ وہی کعبہ۔ وہی شریعت یعنی قرآن مجید اور وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس پر ہر احمدی مسلمان کا ایمان ہے۔ بدقسمتی سے بعض لوگوں نے اپنے پیٹ کی خاطر جماعت احمدیہ کی مخالفت اپنا نصب العین بنا لیا ہے اور دن رات معصوم لوگوں کو جماعت کے متعلق غلط اور جھوٹی باتیں بتاتے ہیں اور گمراہ کن پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ ان کی تقریر لوگوں نے بہت پسند کی اور غور سے سنی

الحاجی لونگے کی تقریر کے بعد مسٹر آئی سی محمد جو کہ مشرقی صوبہ کے پیلوٹا سکول کے ٹیچر بھی ہیں۔ نے سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی خدمات تعلیمی تمدنی میدان میں بیان کیں۔ آپ نے تفصیل سے احمدی جماعتوں کی تعداد پرائمری سکولز، احمدیہ سیکنڈری سکولز احمدیہ نصرت جہاں سکولز اور جماعت کی خدمات کو تفصیل سے بیان کیا۔

بعدہٗ مسٹر عبد السلام صاحب ظفر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول واوہ نے "امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں" کے موضوع پر عربی زبان میں تقریر کی آپ نے امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ کے نشانات۔ پیشگوئیوں کا پورا ہونا بیان کرکے بتایا کہ جب سب نشانات پورے ہو چکے ہیں تو امام مہدی علیہ السلام بھی ظاہر ہو چکے ہیں۔ آج ساری دنیا میں آپ کے متبعین دن رات اسلام اور قرآن کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ آپ کی تقریر کے بعد الفا شریف آف بو نے "اسلام میں مالی و جانی قربانیاں" کے موضوع پر مکمل جماعت میں تقریر کی اور آخر میں اپنی طرف سے ایک پونڈ پیش کرتے ہوئے احباب کو اس موقعہ پر مالی قربانی کی اپیل کی۔ چنانچہ مالی قربانی کا ایمان افروز نظارہ ہوا۔ ایک بوڑھی عورت جس کے جسم پر تن ڈھانکنے کے لئے پورا کپڑا بھی نہ تھا بالکل ضعیفہ اور غریب معلوم ہوتی تھی پہلے چند پیسے منبر پر رکھ گئی پھر دوبارہ گھر جاکر کچھ پیسے لائی اور اس وقت آئی جب یہ کارروائی ختم ہو چکی تھی اور پھر سٹیج پر آکر دوبارہ وہ پیسے پیش کئے۔

الفا شریف کی تقریر کے بعد الحاجی ڈنڈیا الحاجی ابراہیم کابیلا نے بھی لوکل زبانوں میں تقاریر کیں۔ مولوی حمید اللہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے تین دلائل پیش کئے، ضرورت زمانہ، تائید الٰہی اور آپ کے دشمنوں کی ہلاکت پر آپ نے عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ازروئے قرآن اور حدیث بیان کی اور قرآن مجید سے سورۃ جمعہ کی یہ آیت

"وَآخَرِينَ مِنْهُمْ
لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ"

اور حدیث میں اشارہ کہ

"وہ موعود حضرت سلمان
فارسی کی نسل سے ہوگا"

بیان کیا۔

اس سلسلہ کی آخری تقریر مکرم مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سکنڈری سکول بواجے بو کی تھی۔ آپ نے اعلیٰ احباب سے زوردار اپیل کی کہ سلسلہ احمدیہ کی خاطر مالی و جانی قربانیوں میں پیش پیش رہیں۔ آپ نے بتایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے کس طرح مالی و جانی قربانیاں دیں اور آج ہم میں سے ہر ایک ان کے لئے دعا کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اب ہمیں موقعہ دیا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ دلی لگاؤ سے ہر لمحہ اس کے لئے تیار رہیں

اس کے بعد جمعہ کے لئے پہلا اجلاس ختم ہوا، نماز جمعہ مکرم امیر صاحب نے بو الفا شریف کے سکول کے وسیع و عریض ہال میں پڑھائی جو احمدیوں اور غیر از جماعت دوستوں سے پر تھا۔ چنانچہ لوگوں نے باہر برآمدہ میں بھی نماز ادا کی۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے جو کسی اور جماعت کو حاصل نہیں۔ دوسرے فرقے لٹریچر شائع کر سکتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے مبلغ بھیج سکتے ہیں۔ مالی قربانی میں ہم سے بڑھ سکتے ہیں مگر اس بات پر ہم کو فخر ہے کہ صرف ایک جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جو منظم ہے وہ ایک آواز پر اٹھتی اور ایک آواز پر بیٹھتی ہے دوسرے مسلمان اگر جمع بھی ہو جائیں تو پھر بھی ان میں اختلافات رہیں گے۔ کوئی ایک بات پر متفق نہیں ہوگا۔ تو کوئی دوسری پر۔ مگر خدا کے فضل سے دنیا کے ہر خطہ میں بسنے والے احمدی خدا کے خلیفہ کی آواز پر کان دھرتے اور دل وجان سے قبول کرتے ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد کورٹ باری میں ٹھیک تین بجے دوسرا اجلاس مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو خاکسار نے کی۔ سگبیما کے پیراماؤنٹ چیف نے جماعت ہائے احمدیہ کے امراء کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے انہی کے شہر میں ایسی کانفرنس منعقد کی۔ چیف نے کہا مجھے خوشی ہے کہ میری ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس پیغام کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے لئے یہ شہر اور کورٹ باری ہمیشہ کھلے ہیں جب بھی وہ کسی قسم کی مذہبی تقریب کرنا چاہیں میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ آخر میں سب مقررین اور سامعین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں

بعد ازاں جناب امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد میرا فرض ہے کہ میں جناب پیراماؤنٹ چیف اور ان کی رعایا کا اپنی اور احمدیہ مشن سیرالیون کی طرف سے شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے ہمیں ہر قسم کا تعاون پیش کیا۔ اور ہماری اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اہم رول ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ چیف اور اس کے لوگوں کو جزائے خیر دے اور ہمیشہ امن وسلامتی میں رکھے آمین

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور ... کانفرنس اختتام کو پہنچی

الحمد للہ علی ذالک

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ جنوری ۱۹۷۸ء

۱۔ محترمہ محمدی بی بی صاحبہ کوٹ مہتاب خاں	قصور	۱۵—۰۰
۲۔ لجنہ اماء اللہ جیکب آباد		۲۰—۰۰
۳۔ والدین مرحومین چوہدری عباس احمد صاحب پنڈ دادنخان		۲۵—۰۰
۴۔ مکرم شیخ عبداللطیف صاحب	فیصل آباد	۱۰—۰۰
۵۔ " " عبدالکریم صاحب	"	۱۵—۰۰
۶۔ " " نذیر احمد سلیم احمد صاحبان	"	۲۰—۰۰
۷۔ سعدیہ، طاہر، شاہد، فرحت مقصود	"	۱۰—۰۰
۸۔ مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب	"	۵۰—۰۰
۹۔ " چوہدری حمید اللہ صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۰۔ " مستری بشیر احمد صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۱۱۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	ربوہ	۳۴۸—۰۰
۱۲۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زبیری	راولپنڈی	۲۰—۰۰
۱۳۔ مکرم میجر منصور صاحب	"	۱۵—۰۰
۱۴۔ " ذکی احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۵۔ " چوہدری عبدالخالق صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۶۔ " سید محمد احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۷۔ " فضل الرحمٰن صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۸۔ " احمد خان صاحب	"	۵۰۰—۰۰
۱۹۔ محترمہ بیگم نثار احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
۲۰۔ مکرم قریشی محمد عظیم صاحب	"	۱۵—۰۰
۲۱۔ " شیخ محمد عثمان صاحب	"	۲۰—۰۰
۲۲۔ " میجر منصور عالم صاحب	"	۵۰—۰۰
۲۳۔ " حکیم پیر احمد صاحب مرحوم	سیالکوٹ	۱۰—۰۰
۲۴۔ " عبدالقیوم صاحب	"	۳۰—۰۰
۲۵۔ " عبدالمنان صاحب	راولپنڈی	۱۰—۰۰
۲۶۔ " عبدالقیوم صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۷۔ " میاں شمس الدین صاحب صراف	"	۱۰—۰۰
۲۸۔ " سلیم اختر صاحب	"	۵۰—۰۰
۲۹۔ " خواجہ ظفر احمد صاحب مع اہل و عیال	"	۱۰—۰۰
۳۰۔ " خواجہ عبدالرحمٰن صاحب	"	۲۵—۰۰
۳۱۔ " شیخ فضل الرحمٰن صاحب	اوکاڑہ	۱۵۰—۰۰
۳۲۔ " فاضل محمود صاحب	"	۱۵—۰۰
۳۳۔ " فضل محمد نذیر احمد صاحبان	"	۱۰—۰۰
۳۴۔ " محمد رفیق صاحب	"	۱۰—۰۰
۳۵۔ بچگان ملک عبدالمالک صاحب	ددوالمیال	۱۰—۰۰
۳۶۔ مکرم محمد افضل صاحب ڈرافٹسمین گورنمنٹ ہائی سکول منڈی چوہڑکانہ		۴۰—۰۰
۳۷۔ " سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	کھاریاں	۱۸۵—۰۰
۳۸۔ " ملک سلطان رشید خان صاحب	کوٹ فتح خاں	۱۰—۰۰
۳۹۔ " میاں محمد شفیع صاحب ودیاون	کراچی	۱۰۰۰—۰۰

ماہ فروری ۱۹۷۸ء

۱۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ		۲۵—۰۰
۲۔ مکرم منیر احمد صاحب	سیالکوٹ شہر	۲۵—۰۰
۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ خلیل احمد صاحب	"	۲۵—۰۰
۴۔ " خواجہ ظفر احمد صاحب		۱۰—۰۰
۵۔ مکرم بشارت احمد صاحب مصطفیٰ آباد	لاہور	۲۵—۰۰
۶۔ " شیخ عبدالمجید صاحب	فیصل آباد	۲۰—۰۰
۷۔ " محمد عبداللہ صاحب	"	۵۰—۰۰
۸۔ محترمہ صادقہ شریف صاحبہ	"	۵—۰۰
۹۔ " امۃ الحی صاحبہ	"	۵—۰۰
۱۰۔ " ثریا لطیف صاحبہ	"	۱۵—۰۰
۱۱۔ مکرم شیخ عبدالکریم صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۲۔ " ڈاکٹر محمد امین الدین عامر صاحب	"	۲۸—۰۰
۱۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب	"	۵—۰۰
۱۴۔ " صفیہ سلطانہ صاحبہ	"	۲—۰۰
۱۵۔ مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب	"	۱۵—۰۰
۱۶۔ " " رفیق احمد صاحب طاہر	"	۵—۰۰
۱۷۔ " این۔ اے خان صاحب اسلام آباد راولپنڈی		۱۰—۰۰
۱۸۔ " ناصر اقبال صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۹۔ بچگان شیخ شان محمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۰۔ مسز محمد اسمٰعیل قریشی صاحب		۱۰—۰۰
۲۱۔ مکرم میاں محمد صادق صاحب		۱۰—۰۰
۲۲۔ " صوبیدار امین الحق صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۳۔ " پسران ملک محمد عبداللہ صاحب	"	۲۵—۰۰
۲۴۔ محترمہ امۃ الاعلیٰ بیگم صاحبہ	"	۱۰—۰۰
۲۵۔ مسز ظفر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۶۔ لجنہ اماء اللہ کراچی	"	۱۲—۵۰
۲۷۔ محترم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کھاریاں		۵۵—۰۰
۲۸۔ لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل		۱۰—۰۰
۲۹۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ		۲۵—۰۰
۳۰۔ بچگان ملک عبدالمالک صاحب ددوالمیال		۳۰—۰۰
۳۱۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۳۲۔ " نصیر احمد صاحب		۱۰—۰۰
۳۳۔ " سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گجرات		۵۰—۰۰

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم خواجہ عبداللہ جان صاحب سیکھوانی ابن میاں نانک بخش صاحب سیکھوانی سبزی فروش رحمت بازار ربوہ ۱۳ جولائی ۱۹۷۸ء کو بوقت ۸ بجے صبح وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت خوش اخلاق اور ہنس مکھ انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا ان کا شیوہ تھا۔

مرحوم آٹھ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ علاج معالجہ کے باوجود افاقہ کی صورت پیدا نہ ہوئی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

۱۳ جولائی کو ہی بعد نماز عصر مسجد ناصر (دارالرحمت غربی) کے احاطہ میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ عام قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر دعا بھی محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(خواجہ بشارت احمد سبزی فروش رحمت بازار ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کی آنکھ میں تکلیف ہے احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ڈاکٹر عبدالغفور زاہد سرگودھا)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کو گزشتہ دنوں چوٹ آنے کی وجہ سے جسم پر تکلیف ہے اور جوڑوں کے درد کی تکلیف بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (عبدالرزاق [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر صاحبان مجالس موصیان کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

" آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام کے ساتھ اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجراء کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہیئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے۔ منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا۔ ممکن ہے بعد میں ہم اس کا نام بھی بدل دیں لیکن فی الحال منتخب صدر ہی سیکرٹری وصایا ہوگا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے "۔ (الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۶۶ء)

پس تمام صدر صاحبان مجالس موصیان جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ امام وقت ایدہ اللہ کی مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل فرمائیں گاہے گاہے مجلس موصیان کے اجلاس منعقد کریں اور موصیان کو ان کے فرائض یاد دلائیں نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے جو اعلانات الفضل میں کروائے جا رہے ہیں انہیں ہر موصی تک پہنچائیں۔ بالخصوص اس امر کی نگرانی کریں کہ ہر موصی اور موصیہ سال گزرنے کے بعد فارم اصل آمد پُر کرکے دفتر کو بھجوائیں۔ فارم اصل آمد پُر نہ کرنے کی وجہ سے کسی موصی کی وصیت کی منسوخی کے معاملہ کو مجلس کارپرداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح موصیان کی تربیتی و دینی نگرانی بھی کریں کہ موصیان اپنے اعلیٰ دینی معیار تقویٰ و قربانی پر قائم ہیں۔ خواتین موصیات میں یہ سب کام نائب صدر صاحبہ مجلس موصیات کے ذمہ ہیں۔

تمام امراء کرام صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی فرماتے رہیں کہ ان کی جماعت میں مندرجہ بالا پروگرام پر عمل کیا جا رہا ہے گاہے گاہے اس کام کی رپورٹ نظارت بہشتی مقبرہ کو آنی چاہیئے تا مرکز کو پتہ چلے کہ مجالس موصیان بیدار ہیں اور فعّال ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

تقریب شادی

برادرم عبد الباری ملک صاحب قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ یارک شائر بریڈفورڈ کی تقریب شادی مورخہ ۱۷ر جون ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ ہمراہ عزیزہ آمنہ بیگم بنت مکرم صوفی غلام محمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان عمل میں آئی نکاح اُسی روز مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے بعوض مبلغ ایک ہزار پونڈ حق مہر لندن میں پڑھا۔ بارات بریڈفورڈ سے لندن آئی۔ مورخہ ۲۵ر جون ۱۹۷۸ء بروز اتوار وائی ایم سی اے ہال بریڈفورڈ میں دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں شرکت کیلئے دیگر احباب کے علاوہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی لندن سے تشریف لائے۔ متعدد غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے باعثِ رحمت و ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(احمد سعید انور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ۔ انگلستان)

تبدیلی سائیکل:۔ میرا سائیکل نمبر C0 2 7 5 12 کو ۱۴ر جولائی کو علیم آئمن سٹور رحمت بازار ربوہ سے کسی دوست کے سائیکل سے تبدیل ہو گیا ہے۔ جس دوست کا سائیکل تبدیل ہوا ہے وہ مجھ سے رابطہ قائم کریں۔ (مستری مقصود احمد۔ دکان مرمت سلائی مشین۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ)

تازہ بشارتوں کا عظیم الشان نزول

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

" یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے اُمتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا"۔

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ عالیہ سے مالی قربانی کی عظمت و اہمیت ظاہر ہے۔ احباب مالی جہاد کے میدان میں اپنی مساعی جمیلہ کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ نیز امراء کرام، صدر صاحبان و سیکرٹریان مال چندہ جات کی بروقت ادائیگی اور ترسیل کی پوری پوری نگرانی فرما کر اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان بشارتوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مفوضہ فرائض کی اعلیٰ رنگ میں انجام دہی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید محبوب علی شاہ صاحب مرحوم آف بلّانوالہ کی وفات

(مکرم سید مختار احمد صاحب ہاشمی۔ دار الصدر شرقی ربوہ)

میری پھوپھی زاد بہن محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ جو میرے چچا زاد بھائی محترم سید محبوب علی شاہ صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں کچھ عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آ رہی تھیں موضع بلّانوالہ ضلع سیالکوٹ میں علاج معالجہ کی سہولت میسّر نہ تھی اس لئے عزیزم مبارک احمد صاحب ہاشمی اپنی والدہ محترمہ کو اپنے پاس اسلام آباد لے آئے اور انہیں یہاں علاج معالجہ کے تسلی بخش انتظام ہونے کے علاوہ دیگر ہر قسم کی سہولت اور آرام میسّر رہا۔ اس عرصہ میں زیادہ تر اپنے چھوٹے بھائی محترم ڈاکٹر کیپٹن سید محمد جی صاحب ایم بی بی ایس ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر (ریٹائرڈ) کے زیر علاج رہیں اور اس عرصہ میں انہیں افاقہ بھی ہوتا رہا مگر وقت مقدر آ پہنچا تھا مورخہ ۱۳-۷-۷۸ بروز بدھ بوقت چھ بجے صبح اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں، انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

جن عزیزان کو تشویشناک صورتِ حال کی اطلاع مل چکی تھی وہ تو اسلام آباد پہنچ گئے تھے اور وفات ہونے پر دیگر رشتہ داران کو بذریعہ فون اطلاع دے دی گئی چنانچہ سب رشتہ داران تک ربوہ جمع ہو گئے۔

اس موقع پر جماعتِ احمدیہ اسلام آباد کے اصحاب نے بہت ہمدردی، محبت اور اخوت کا مظاہرہ کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ہمشیرہ مرحومہ کی مقامی جماعت نے وہاں نماز جنازہ پڑھی۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے عزیزم مبارک احمد ہاشمی ان کی نعش بذریعہ ویگن ربوہ لے آئے جو رات ½۱ بجے ربوہ پہنچی۔ صبح ۱۴-۷-۷۸ بعد نماز فجر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مسجد مبارک کے جنوبی حصہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور اسی وقت بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

ہمشیرہ مرحومہ نیک، صالحہ اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ بیماری کے ایام نہایت صبر و رضا کے ساتھ گزارے۔ مرحومہ کی چار لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ میری ہمشیرہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے
مشہور مجرّبات
سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حبِ اٹھرا — مکمل کورس پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں — ״ تیس روپے
زد جامِ عشق — (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے
حکیم عبد الحمید
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون ۲۴۸۴۴
ربوہ۔ فون: ٦۳۸